**مسئلہ:** محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میری شادی دو سال پہلے غیر خاندان میں ہوئی تھی، جس میں دس لاکھ مہر رکھا گیا تھا، لیکن شادی کی رات میرے شوہر نے یہ جملے بولے کہ میں تمہارا مجازی خدا ہوں، کیا تم مجھ سے بھی حق مہر لوگی، جبکہ میں سر سے پاؤں تک صرف تمہارا ہی ہوں، جس پر میں نے جذباتی ہو کر کہہ دیا کہ " میں آپ کو اپنا سارا حق مہر معاف کرتی ہوں" مفتی صاحب جب چند ہفتوں بعد میں نے اپنے شوہر کا بھیانک چہرہ، بدسلوکی، دیکھی تو میں نے اپنی بات واپس لے لی، مجھے یہ پوچھنا ہے کہ کیا میرا حق مہر کا مطالبہ کرنا شرعاً درست ہے؟ کیا میں حق بجانب ہوں، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ شوہر کی جانب سے بیوی سے جبراً یا اخلاقی دباؤ میں مہر معاف کروانے سے مہر معاف نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی عورت جبر و اکراہ کے بغیر اپنی خوش دلی سے اپنا پورا مہر یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے تو وہ مہر معاف ہو جاتا ہے۔ پھر دوبارہ مانگنے کا حق نہیں رہتا۔ بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں جب سائلہ نے بغیر کسی جبر و اکراہ کے خوشدلی سے اپنا سارا حق مہر معاف کر دیا، تو شوہر سے اس کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔ اب شرعاً بیوی حق مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔

القرآن الكريم: (النساء، الاية: ٤)
وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً، فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا
تفسير القرطبي: (٥/٢٤، ط: دار الكتب المصرية)
الرابعة- قوله تعالى: (فإن طبن لكم عن شيء منه نفسا) مخاطبة للأزواج، ويدل بعمومه على أن هبة المرأة صداقها لزوجها بكرا كانت أو ثيبا جائزة، وبه قال جمهور الفقهاء.
الدر المختار: (٣/١١٣، ط: دار الفكر)
(و صح حطها) لكله أو بعضه (عنه) قبل أو لا.
البحر الرائق: (٣/١٦١، ط: دار الكتاب الاسلامی)
(قوله وصـــح حطها) أي حط المرأة من مهرها؛ لأن المهر في حالة البقاء حقها والحط يلاقيه حالة البقاء والحط في اللغة الإســـقاط كما في المغرب أطلقه فشمل حط الكل أو البعض وشمل ما إذا قبل الزوج أو لم يقبل.والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ
رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۱/شعبان/۱۴۴۴ھ
04/مارچ/2023ء

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ
۱۱/۸/۱۴۴۴

الجواب صحیح
۴ مارچ 2023
۱۱ شعبان المعظم ۱۴۴۴

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء: 79/152
04/03/2023
الجامعۃ الاشرفیہ